Dr Md. Monauwar Alam
Dept of Urdu
R.N. College, Pandaul
25/4/2020

URDU

DII (Sub)

Topic:- Pada e Ghaflat ka Jayeza

پردۂ غفلت کا عمومی جائزہ

ڈاکٹر سید عابد حسین نے ایم۔ اے۔ پی ایچ۔ ڈی کی تعلیم حاصل کی۔ "تلاش حق" اور تاریخ فلسفہ اسلام کے ترجموں کی وجہ سے بہت مشہور ہوئے۔ عرصہ تک جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی سے وابستہ رہے۔ "پردۂ غفلت" ان کا مشہور ڈرامہ ہے۔ جس کو طلبا کئی بار اسٹیج کر چکے ہیں۔ اس میں مسلم خاندان کی معاشرت کی سچی تصویر دکھائی گئی ہے۔ باوجود تمام خوبیوں کے پلاٹ کی ترتیب میں احتیاط نہیں برتی گئی۔ جرمنی کے شاعر گوئٹے کے فاوسٹ کا بڑی کامیابی سے ترجمہ کیا ہے۔ بچوں کے لئے "ستر پر ڈاکا" بھی ان کا عمدہ ڈرامہ ہے اور اسٹیج کیا جا سکتا ہے۔

"پردۂ غفلت" نامی طبع زاد اردو ڈرامے کی وجہ سے خاص شہرت ملی ہے اور اسے جرمن کے طلبا کئی بار اسٹیج کر چکے ہیں۔ یہ ڈرامہ ۱۹۲۵ء میں پہلی مرتبہ جرمنی کے شہر برلن سے شائع ہوا جسے ڈاکٹر مسیح الزماں نے اردو میں لکھا ہوا پہلا ڈرامہ اور بعض پہلوؤں سے قابل توجہ قرار دیا ہے۔ ڈاکٹر عابد حسین نے قیام جرمن کے دوران وہاں کے جو تہذیبی وراثت قبول کی تھی اسی تاثرات اپنی دیرینہ تمنا کو ڈرامہ کے پیرائے میں ودیعت کر دیا۔ یہ ڈرامہ قدیم و جدید تصادم، نئی تہذیبی اقدار کے اختیار کرنے کی ترغیب اور باقی فرسودہ روایت کو ترک کرنے کی تلقین پیش کرتا ہے۔ اس لئے اس کے مسائل ڈرامے کی ایک عمدہ مثال کہا گیا ہے۔ ڈرامہ نگار نے مقصد کو سامنے رکھ کر ہی اسی دور کی روایت کے مطابق ڈرامہ کے افسانوی انداز میں "پردۂ غفلت" جیسے نام کا انتخاب کیا ہے۔ یعنی مقصد کے لحاظ سے یہ اسم با مسمی ہے۔ اور اس میں ہندوستانی وراثت پرستی، معاشرتی پستی اور تنگ نظری کو موضوع بنایا گیا ہے۔ جہاں تک تکنیکی تجربہ کا تعلق ہے یہ ڈرامہ تین ایکٹ پر مشتمل ہے۔ پہلے ایکٹ میں تین، دوسرے ایکٹ میں دو اور تیسرے ایکٹ میں تین یعنی کل ملاکر آٹھ مناظر ہیں۔ پورا ڈرامہ رسول آباد کے زمیندار میر الطاف حسین کے اہل خانوان، ان کے اتالیق اور مہاجن کے ارد گرد گھومتا ہے۔ کہانی کی ہیروئن سعیدہ ایک تعلیم یافتہ اور تعلیم حاصل کرنے کی شوقین ہے۔ مگر رقیہ خاتون جیسی ایک عورت کی بیٹی ہے جو تعلیم نسواں کو خاندانی روایت کے منافی سمجھتی ہیں۔ رقیہ خاتون اس کی شادی میر کی انگریزی اسکول کے ایک ٹیچر محمد جواد سے کرنا چاہتی ہیں۔ لیکن اس کی مخالفت

Scanned with CamScanner

خود سعیدہ اور اس کے بھائی منظور کرتے ہیں۔ دونوں بھائی بہن تو کمال پور کے روشن خیال زمیندار نوجوان محمد علی سے رشتہ پسند ہے۔ یہ لوگ اس رشتے کے خواہش مند ہیں۔ خاندان کے معمر شیخ کرامت علی مذہبی اور پرانے خیال کے بزرگ ہونے کے باوجود سعیدہ اور منظور کا ساتھ دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ میر صاحب کی حویلی ستر ہزار روپیے میں نیلام ہو جاتی ہے اور منظور اپنی بہن کے ساتھ چچا کے گھر سے رخصت ہو جاتا ہے۔

اس ڈرامے میں یوں تو معمر افراد کے ساتھ نوجوان کردار بھی ہیں۔ لیکن یہ کردار مختلف عمر کے ہونے کے باوجود انتہائی سنجیدہ اور سن رسیدہ معلوم ہوتے ہیں۔ مثلاً شیخ جی کی سمجھ انتہائی سنجیدہ مانیں۔ اس میں زندگی کا ایک رکھ رکھاؤ اور سنجیدگی ہیں انکا ایک کا ملغوبہ شامل کردیتا ہے۔ سعیدہ اور محمد علی کے کردار ڈرامہ نگار کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی معلوم ہوتے ہیں۔ جواد کے یہاں ایک آدھ حماقتوں اور محسن کے یہاں فقط لن ترانیوں سے زیادہ کچھ بھی نہیں ہے۔ نسوانی کردار میں بھی کوئی خاص بات نہیں ہے۔ رفیعہ کی دھمکی آخری وقت تک دھمکی ہی رہ جاتی ہے۔ اس طرح یہاں کرداروں میں نہ تو عمل کی تیزی و تڑپ نظر آتی ہے اور نہ ہی زندگی کے شعلے بھڑکتے ہیں۔

سعیدہ کا کردار

سعیدہ میر الطاف حسین کی بھتیجی اور منظور کی بہن ہے۔ قصے کے اعتبار سے ڈرامے کی مرکزی ہیروئن ہے۔ اس کی پرورش و پرداخت ایک قدامت پسند مشترکہ خاندان میں ہوئی جہاں نئی بیداری اور تعلیم نسواں کے اعتبار سے سخت مخالفت کی جاتی ہے۔ سعیدہ ایک پڑھی لکھی اور ذہنی طور پر ایک بیدار لڑکی ہے۔ اس کے چچا کے گھر کے ماحول سے اس کی طبیعت میل نہیں کھاتی ہے، وہ ظاہر میں پردہ کے قائل نہیں۔

شیخ کرامت علی کا کردار

شیخ کرامت علی ڈرامے کے دائرہ عمل کے سبب سن رسیدہ بزرگ فرد ہیں۔ وہ مرزا الطاف حسین کے بھائی شجاعت حسین کے اتالیق رہ چکے ہیں۔ ان کی اولاد سعیدہ اور منظور کے اتالیق ہی نہیں رہبر اور رہنما بھی ہیں۔ ان کی زندگی کا ایک بڑا حصہ الطاف حسین کی حویلی ہی میں گزر جاتا ہے۔ شیخ صاحب نہایت ہی باغ و بہار اور شاعرانہ طبیعت کے مالک ہیں۔ تہذیب جدید کے نمائندہ اور زندگی کی بدلتی ہوئی قدروں کے شیدائی بھی ہیں۔ وہ تعلیم نسواں کے حامی اور روشن خیالی کے پرستار ہیں۔

احمد حسین کا کردار

احمد حسین ڈرامے کے سب سے زیادہ متحرک فعال اور کامیاب کردار کی شکل میں ابھرتا ہے۔ ویلن کی حیثیت سے اس کی موجودگی قابل مطالعہ ہے۔ وہ سب سے زیادہ حالات اور باخبر فرد ہے۔ پورے ڈرامے میں احمد حسین کے کردار کی بڑی اہمیت ہے۔ اسے ہم فطری کردار کہہ سکتے ہیں۔ صرف مکاریوں اور عیاریوں کا پیکر ہی نہیں بلکہ حاضر دماغی، پختہ خیالی اور تجربہ کاری کا مجسمہ بھی ہے۔

الغرض دور جدید کے ابتدائی ڈرامہ نگاروں میں امتیاز علی تاج اور ڈاکٹر عابد حسین سب سے ممتاز درجہ رکھتے ہیں۔

— X —

Scanned with CamScanner